بحث و نظر

اکرام اللہ جان قاسمی *

اسلام میں خواتین کے حقوق و فرائض

اسلام سے قبل عورتوں کی حالت

عورت کا معاشرہ کا ایک اہم جز بلکہ نصفِ معاشرہ ہے اس کی عدم موجودگی سے معاشرہ تو کیا ایک خاندان بھی تکمیل نہیں پاتا۔ بدقسمتی سے گزشتہ تہذیبوں میں اس صنف کی بعض کمزوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اسے نہ صرف پسِ پشت ڈالا گیا تھا بلکہ بعض مہذب معاشروں میں اس کو ایک مشین یا گھر کے سامان بلکہ اس سے بھی کمتر چیز کی حیثیت دی گئی تھی' انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے مطابق قدیم یونان میں عورت کا درجہ اتنا گرایا گیا تھا کہ اس کی حیثیت بچہ پالنے والی باندی کی ہو کر رہ گئی تھی[1] اس وقت کی اس متمدن تہذیب میں عورت کی ساری زندگی غلامی میں گزر جاتی تھی جب تک اس کی شادی نہ ہوتی وہ مالک یا باپ کی غلام ہوتی اور شادی ہو جانے کے بعد وہ خاوند کی غلام بن جاتی تھی' زدوکوب کرنا اور تادیبی کاروائی کرتے ہوئے غیر انسانی سزائیں دینا عیب نہیں سمجھا جاتا تھا[2] قدیم روم میں عورت کی حیثیت غلام کی سی ہوتی تھی اسے بازار میں بیچا اور خریدا جا سکتا تھا کسی کوتاہی پر اسکو قتل کرنا کوئی قابل سزا جرم نہ تھا[3] قدیم عیسائیت نے بھی عورت کو انتہائی پست درجہ دیا تھا اسے شیطان کا دروازہ اور تمام خباثتوں کی جڑ قرار دیا گیا تھا۔ بائبل کے مطابق عورت کو چاہیے کہ اپنے سر پر محکوم ہونے کی علامت رکھے[4] نیز اگر کوئی مرد کسی عورت سے شادی کرے اور پسند نہ آئے تو طلاق دے کر گھر سے چلتا کر دے[5] قدیم ہندومت کے مطابق اگر عورت جھگڑا کرے تو اسے فوراً طلاق دی جائے اور اگر خاوند سے دشمنی کرتی ہو تو ایک سال انتظار کرنے کے بعد زیور اور کپڑے سب کچھ چھین کر گھر سے باہر نکال دیا جائے[6]

اس طرح اسلام سے ذرا قبل عرب معاشرہ میں عورت کی جو حیثیت تھی وہ بھی اتنی بھیانک تھی کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عرب کبھی تنگدستی کے خوف سے اور کبھی موجب عار سمجھ کر اپنی بیٹیوں کو زندہ درگور کرتے۔ اسلام نے قتل بنات کو جرم عظیم بتا کر اس سفاکانہ اقدام سے روکا ارشاد خداوندی ہے:

قد خسر الذین قتلوا اولادھم سفھا بغیر علم[7]

---

* فاضل دیوبند' پی ایچ ڈی' لیکچرار علوم اسلامیہ' گورنمنٹ کالج آف کامرس مردان

ترجمہ: تحقیق خسارے میں پڑ گئے وہ لوگ جنہوں نے اپنی اولاد کو بے وقوفی سے قتل کیا بغیر علم کے۔

اور قیامت کی ہولناکی یاد دلا کر بتایا کہ کل قیامت کو ان چھوٹی بچیوں کے ہاتھ تمہارے گریبانوں میں ہوں گے۔

و اذا الموء دۃ سئلت بای ذنب قتلت [۸]

ترجمہ: اور یاد کرو وہ وقت جب زندہ گاڑھی ہوئی بچی سے پوچھا جائیگا کہ اسے کس گناہ کی وجہ سے قتل کیا گیا ہے۔

اس طرح بچیوں کی پیدائش کو موجب عار سمجھا جاتا تھا۔ قرآن کا بیان ہے:

و اذا بشر احدھم بالانثی ظل وجھہ مسودا وھو کظیم O یتواری من القوم من سوء مابشر بہ ایمسکہ علی ھون ام یدسہ فی التراب الاسآ مایحکمون [۹]

ترجمہ: اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی کی خوشخبری دی جاتی ہے تو اس کے چہرہ (کا رنگ) کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غصہ کے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہے۔ اس خبر کے رنج کی وجہ سے وہ لوگوں سے منہ چھپاتا پھرتا ہے کہ آیا ذلت اٹھا کر اسے اپنے پاس رہنے دے یا اس کو مٹی میں (زندہ) گاڑ دے۔ کتنا برا فیصلہ ہے جو یہ کر بیٹھتے ہیں۔

اسلام نے بیٹی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا اور اس کو شفقت و محبت کا سائبان فراہم کیا۔

عورت کی حیثیت موجودہ مغربی تہذیب میں:

موجودہ مغربی تہذیب نے آزادی نسواں کی آواز بلند کی تو بجائے اس کے کہ عورت کو معاشرہ کا اہم فرد قرار دے کر اس کو اس کے صحیح اور جائز حقوق دیئے جاتے اسے گھر سے باہر کر دیا گیا اور گھر جو کہ ایک چھوٹی سی حکومت تھی جس کی سربراہ عورت تھی اور جہاں پر انسانیت کی تیاری کا سامان تھا موجودہ مغربی تہذیب نے عورت کا یہ محفوظ ٹھکانہ تباہ کر کے اسے دَر دَر کی ٹھوکریں کھانے اور ذلیل و رسوا ہونے پر مجبور کر دیا ہے اب نہ اس کی عزت محفوظ ہے نہ جسم و جان ۔ چند پیسوں کی خاطر یہ بک جاتی ہے ۔ لٹ جاتی ہے ۔ مگر جدید زمانہ (Modern Age) ہے کہ اس کو اَوجِ ثریا گردانتا ہے جبکہ یہ صورتِ حال عورت کے لئے قعرِ مذلت کی اتاہ گہرائیوں میں زندہ درگور ہونے کی علامت ہے۔

ابتداء عیسائیت میں طلاق کا تصور نہیں تھا جیسا کہ بائبل میں ہے کہ مسیح علیہ السلام سے سوال کیا گیا'' کیا جائز ہے کہ مرد ایک سبب سے اپنی بیوی کو طلاق دے دے آپ نے فرمایا کہ جسے خدا نے ملا دیا ہے اسے انسان جدا نہ کرے۔ [۱۰]

مگر بعض ناگزیر حالات میں طلاق نہ صرف طرفین کو اذیت سے بچانے کا سبب ہو سکتی ہے بلکہ معاشرہ میں سے بگاڑ ختم کرنے کا ایک موثر ذریعہ بھی ہے۔ چنانچہ مشرقی کلیسا نے قانونِ فطرت کے تحت نہ صرف طلاق کی اجازت دے دی بلکہ ۱۹۱۰ء میں انگلستان میں مرد و عورت دونوں کو طلاق کا اختیار دیا گیا جس سے ایک بحران پیدا ہوا اور یوں طلاق کی شرح اس حد تک بڑھی کہ انگلستان کی ایک عدالت جب تعطیل کے بعد کھل گئی تو پہلے ہی روز چار ہزار ایک سو طلاق کی درخواستیں پیش ہوئیں [۱۱]

اسلام میں عورت کے حقوق:

اسلام نے آ کر عورت کو نہ صرف سابقہ غلامانہ تہذیبوں سے نجات دلائی بلکہ اس کو اس کے جائز حقوق اور اعلیٰ مقام دے کر رفعت و بلندی کی معراج پر پہنچایا اور مرد وزن کے حقوق کی تقسیم اور عورت کو اس کے اعلیٰ مقام دینے میں وہ ہمہ گیر اور بے بدل نظام پیش کیا جس کی نظیر پیدائش گیتی سے لے کر قیام قیامت تک ملنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے اس تمہید کے بعد اب اصل موضوع کی طرف لوٹتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں عورت کا کیا مقام ہے اور اس کے حقوق اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔

مرد وزن کے حقوق میں برابری:

اسلام نے مرد وزن کو حقوق میں برابری دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

ولهن مثل الذی علیهن بالمعروف [۱۲]

ترجمہ: اور عورتوں کے مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر ہیں دستور کے موافق۔

اخروی ثواب کے اعتبار سے بھی مرد وزن دونوں ایک طرح کی جزا وسزا کے مستحق ہیں اور ان میں صنف کی وجہ سے کوئی فرق نہیں ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یعمل من الصلحٰت من ذکر او انثٰی وهو مومن فاولیک یدخلون الجنة ولا یظلمون نقیراً [۱۳]

ترجمہ: اور جو کوئی عمل کرے نیک، مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہو پس ایسے لوگ داخل کئے جائیں گے جنت میں اور نہ ظلم کیا جائے گا ذرہ برابر۔

سورۃ احزاب میں ارشاد ہے:

ان المسلمین والمسلمٰت والمومنین والمومنٰت والقٰنتین والقٰنتٰت والصٰدقین والصٰدقٰت والصٰبرین والصٰبرٰت والخٰشعین والخٰشعٰت والمتصدقین والمتصدقٰت والصائمین والصائمٰت والحٰفظین فروجهم والحٰفظٰت والذاکرین الله کثیراً والذاکرات اعدالله لهم مغفرة واجراً عظیما [۱۴]

ترجمہ: بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان دار مرد اور ایمان دار عورتیں اور بندگی کرنے والے مرد اور بندگی کرنے والی عورتیں اور سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی عورتیں اور خشوع کرنے والے مرد اور خشوع کرنے والی عورتیں اور صدقہ کرنے والے مرد اور صدقہ کرنے والی عورتیں اور روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں اور حفاظت کرنے والے مرد اپنی شرمگاہ کی اور حفاظت کرنے والی عورتیں اور یاد

کرنے والے اللہ کو بہت زیادہ اور یاد کرنے والی عورتیں تیار کر رکھا ہے اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور اجر بڑا۔

اسی طرح برے عمل میں بھی دونوں برابر ہیں ارشاد باری ہے

والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاء بما کسبا نکالا من اللہ [۱۵]

ترجمہ: اور چوری کرنے والے مرد اور چوری کرنے والی عورت سو کاٹو ہاتھ ان دونوں کے یہ بدلہ ہے اس کا جو انہوں نے کیا سزا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

نیز ارشاد ہے:

الزانیۃ والزانی فاجلدو اکل واحد منھما مائۃ جلدۃ [۱۶]

ترجمہ: بدکاری کرنے والی عورتیں اور بدکاری کرنے والے مرد سو مارو ہر ایک دونوں میں سے سو سو درے۔

قرآن کریم سے بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے۔

ارشاد ہے: وللرجال علیھن درجۃ [۱۷]

ترجمہ: اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے۔

مگر یہ فضیلت اس اعتبار سے ہے کہ مرد پر زیادہ ذمہ داریاں ہیں وہ عورتوں کی جان وعزت کے محافظ ہیں اور اپنے اموال ان پر خرچ کرتے ہیں پھر عورت جسمانی ساخت کے اعتبار سے بھی مرد سے کمزور اور کم تر ہے چنانچہ مخصوص جسمانی ساخت کے اعتبار سے جو مرد و زن میں فطری فرق و دیعت کیا گیا ہے اس کی وجہ سے بظاہر حقوق میں اونچ نیچ نظر آتی ہے مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورت کو اس کے جائز حقوق نہیں دیئے گئے ہیں جس طرح ایک ڈاکٹر کہتا ہے ناخن کے مقابلہ میں آنکھ کی زیادہ حفاظت کرنی چاہیے تو کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک جسم کے اعضا میں فرق کیا گیا' اس طرح اسلام نے جو مرد و زن کے حقوق میں مرد کو جو معمولی برتری دی ہے وہ عورت کی مخصوص جسمانی و ذہنی تفاوت کی وجہ سے ہے۔ [۱۸]

اب ذیل میں عورتوں کے ان حقوق کو بیان کیا جاتا ہے جو اسلام نے ان کو دیئے ہیں۔

۱۔ زندہ رہنے کا حق

پہلے بیان ہوا کہ دور جاہلیت میں عرب کے سنگدل معاشرہ میں لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے آ کر نہ صرف اسے زندہ رہنے کا حق دیا بلکہ لڑکی کی پیدائش کو باعث رحمت بتایا اور ان کے ساتھ حسن وسلوک پر جنت کا وعدہ کیا گیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ رسول اکرمؐ سے نقل کرتے ہیں:

من کانت لہ انثی فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یوثر ولدہ' علیھا یعنی الذکور ادخل اللہ الجنۃ [۱۹]

ترجمہ: جس کے ہاں لڑکی پیدا ہو اور وہ اس کو زندہ درگور نہ کرے اور اس کی حقارت نہ کرے اور نہ اس پر لڑکے کو ترجیح دے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔

نیز بخاری شریف میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا:

من بلی من هذه البنات شیأ فاحسن الیهن کن له سترا من النار [۴۰]

ترجمہ: جو کوئی لڑکی کی پیدائش کی آزمائش میں ڈالا گیا اور وہ اس لڑکی کے ساتھ محبت و مہربانی کا سلوک کرے تو وہ دوزخ کے عذاب اور اس کے درمیان حائل ہو کر پردہ بن جائے گی۔

۲۔ پرورش کا حق

اسلام نے ہر بچے کو یہ حق دیا کہ اس کی پرورش کی جائے اور اس کی ضروریات مثلاً خوراک و پوشاک اور صحت کا خیال رکھا جائے اس سلسلے میں لڑکے کی پرورش کو تو بطیب خاطر قبول کیا جاتا مگر لڑکی کی پرورش میں سرد مہری سے کام لیا جاتا ہے اسلام نے لڑکی کی پرورش میں زیادہ اجر و ثواب بتایا ہے حضرت انسؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

من عال جاریتین حتیٰ تبلغا جاء یوم القیمة انا وهو کهاتین وضم اصابعه [۴۱]

ترجمہ: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔

اس طرح ایک اور حدیث شریف میں حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اقدس کی روایت نقل فرماتے ہیں:

من کان له ثلاث اخوات او بنتان او اختان فاحسن صحبتهن واتقی الله فیهن فله الجنة [۴۲]

ترجمہ: جس کی تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی پرورش کرے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۳۔ تعلیم کا حق

اسلام نے علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض قرار دیا ہے اور اس سلسلے میں عورت کو نہ صرف تعلیم حاصل کرنے کی اجازت دی ہے بلکہ اسے اس کا حق قرار دے کر اس کے حصول کی پرزور تاکید کی ہے چنانچہ ایک جگہ قرآن میں براہ راست عورتوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے۔

واذکرن مایتلیٰ فی بیوتکن من آیت الله والحکمة [۴۳]

ترجمہ: جو کچھ تمہارے گھروں میں قرآن و حدیث میں سے بیان ہوا سے یاد رکھا کرو۔

اس طرح ابوداؤد کی ایک روایت میں حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اکرمؐ سے ارشاد نقل فرماتے ہیں:

من عال ثلاث بنات فادبهن وزوجهن واحسن اليهن فله الجنة (۴۴)

ترجمہ: جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی، اور (تعلیم وتربیت کے ذریعہ) ان کو ادب سکھایا اور انکے ساتھ اچھا برتاؤ رکھا تو اس کے لئے جنت ہے۔

اسلام کا سینہ تعلیم کے باب میں اتنا وسیع ہے کہ اس نے نہ صرف اپنی بچیوں کے بارے میں تعلیم کی تائید کی ہے بلکہ لونڈی اور غلاموں کو بھی تعلیم کا مستحق قرار دے کر اسے اجر وثواب کی چیز بتایا ہے چنانچہ علامہ ابن عبداللہ اپنی کتاب میں آپ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

ایما رجل كانت عنده وليدة فعلمها فأحسن تعليمها وادبها فأحسن تاديبها ثم اعتقها وتزوجها فله اجران (۴۵)

ترجمہ: جس شخص کے پاس کوئی لونڈی ہو وہ اسے اچھے طریقہ پر علم سکھائے اور عمدہ ادب سکھائے پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی کر لے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔

۴۔ نکاح میں خاوند کے انتخاب کا حق

اسلام سے قبل عورت اپنے نکاح اور خاوند کے انتخاب میں لب کشائی کی اجازت نہیں تھی اور اگر کوئی عورت اس سلسلے میں کوئی بات کرتی تو اس کو بے غیرتی اور آوارگی کی علامت تصور کیا جاتا تھا اگرچہ والدین اور سرپرست رشتے کی نزاکتوں کو لڑکی سے بہتر سمجھتے ہیں تاہم تجربہ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات ان کا یہ کلی اختیار لڑکی کو ذاتی مفادات کی تکمیل میں تباہی کے دھانے پہنچا دیتا ہے اس لئے شریعت نے عورت کو یہ فطری حق دیا کہ وہ زندگی کا سفر طے کرنے کے لئے اپنے لئے بہتر رفیق حیات کا انتخاب کر سکے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ رسول اکرم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔

لاتنكح الايم حتى تسامرو لا تنكح البكر حتى تستاذن۔ (۴۶)

ترجمہ: کسی بیوہ یا مطلقہ کا نکاح نہیں کیا جائے جب تک کہ وہ خود اس کے بارے میں کہہ نہ دے اور کسی دوشیزہ کا نکاح نہیں کیا جائے گا جب تک اس سے اس کی اجازت نہ لے لی جائے۔

اگر کسی عورت کا ولی اس کا نکاح اس کی مرضی کے خلاف کر دے تو نکاح کالعدم سمجھا جائے گا۔ چنانچہ حضرت خنساءؓ بنت حزام کا نکاح ان کی مرضی کے خلاف ان کے باپ نے کر دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ نکاح ختم کرا دیا۔ (۴۷) نیز نابالغ لڑکی چونکہ ناسمجھ ہوتی ہے اس لئے اس کا ولی اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر سکتا ہے تاہم اگر لڑکی کو ناپسند ہو تو بالغ ہوتے ہی اسے اس عقد کو مسترد کرنے کا اختیار حاصل ہے۔

۵۔ مہر کا حق

اسلام سے قبل دور جاہلیت میں بھی مہر کا تصور موجود تھا مگر جو مہر باندھا جاتا وہ عورت کو نہیں ملتا تھا بلکہ اس کا

ولی اسے اپنا حق سمجھ کر ہتھیا جاتا۔ عورت کا مہر ختم کرنے کی ایک صورت یہ تھی کہ لڑکی کے بدلے میں لڑکی دے دی جاتی اور ایک لڑکی کو دوسری لڑکی کے مہر کا بدل قرار دیا جاتا اور دونوں میں سے کسی کو بھی مہر نہ ملتا۔ اسے شغار کہا جاتا تھا اسلام نے اس ظالمانہ رسم کو ختم کیا حضرت عبداللہ بن عمرؓ ارشاد نبوی نقل کرتے ہیں۔

نهى رسول الله ﷺ عن الشغار (۲۸)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے نکاحِ شغار سے منع فرمایا ہے۔

قرآن نے ان تمام زیادتیوں کا دروازہ بند کر کے مہر کو صرف عورت کا حق قرار دیتے ہوئے حکم دیا۔

و اتو النسآ صدقا تهن نحلة (۲۹)

ترجمہ: عورتوں کو ان کے مہر خوش دلی سے ادا کرو۔

علامہ ابوبکر جصاصؒ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

ان المهر لها و حى المستحقة له . لا حق للولى فيه (۳۰)

ترجمہ: مہر عورت کی ملکیت ہے وہی اس کی مستحق ہے اس کے سرپرست کا اس میں کوئی حق نہیں ہے۔

۶۔ نان و نفقہ کا حق

اسلام نے خاوند کے ذمہ یہ بات ضروری قرار دی ہے کہ وہ بیوی کا نان نفقہ اپنی حیثیت کے مطابق دیا کرے۔ اس میں خوراک، پوشاک، علاج اور رہنے کے لئے مکان جیسی بنیادی ضروریات شامل ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔

وعلى المولود له رزقهن و كسو تهن بالمعروف (۳۱)

ترجمہ: بچے کے باپ کی ذمہ داری ہے کہ وہ عورتوں کا کھانا اور پوشاک دستور کے موافق دیا کرے۔

اسی طرح مسلم میں رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

اتقوا الله فى النساء فانكم اخذ تموهن بأ مانة الله و استحللتم فروجهن بكلمة الله ولهن عليكم رزقهن و كسو تهن بالمعروف (۳۲)

ترجمہ: عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو اسلئے کہ تم نے ان کو امانتِ الٰہی کے طور پر قبول کیا ہے اور ان کے ساتھ تمہارا ہمبستری کرنا اللہ تعالیٰ کے حکم سے جائز ہوا ہے (لہذا) ان عورتوں کا کھانا پینا اور لباس تم پر دستور کے موافق لازم ہے۔

۷۔ بہتر سلوک اور حسنِ معاشرت کا حق

عورت شادی کے بعد اپنے خاندان سے عملاً کٹ جاتی ہے اور خاوند کے گھر کی ہو جاتی ہے ایسے میں وہ خاوند کے رحم و کرم پر ہوتی ہے۔ اسلام نے تاکید کی ہے کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے کام لیا جائے اور ان کی کمزوریوں اور کوتاہیوں سے درگزر کیا جاوے۔ قرآن پاک میں ہے۔

وعاشروهن بالمعروف [۳۳]

ترجمہ: اور تم ان عورتوں کے ساتھ نہایت اچھے طریقہ سے گزر بسر کرو۔

حدیث شریف میں حضرت عائشہؓ رسول اللہ ﷺ سے نقل فرماتی ہیں:

خیر کم خیر کم لاهله و انا خیر کم لاهلی [۳۴]

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنی بیوی کے حق میں بہتر ہو اور میں تم سب میں اپنی بیویوں کے حق میں بہترین ہوں۔

اسی طرح حضرت ابو ہریرۃ حدیث نقل فرماتے ہیں:

إن من اکمل المومنین ایمانا احسنهم خلقا و ألطفهم بأهله [۳۵]

ترجمہ: مسلمانوں میں سے کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور وہ اپنی بیوی پر زیادہ مہربان ہو۔

۸۔ کاروبار اور ملکیت کا حق

اسلام نے عورت کو کاروبار اور پیشہ اختیار کرنے کی اجازت دی ہے اس کے لئے تجارت، زراعت، ملازمت، درس و تدریس وغیرہ سب جائز کاموں کی اجازت دی ہے قرآن پاک میں ہے۔

للرجال نصیب مما اکتسبوا و للنسآء نصیب مما اکتسبن [۳۶]

ترجمہ: جو کچھ مردوں نے کمایا اس کے مطابق انکا حصہ ہے اور جو عورتوں نے کمایا اسکے مطابق عورتوں کا حصہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ وہ کسبِ معاش بھی اختیار کرسکتی ہیں اور مال کے کمانے کے بعد اس کی مالک بھی بن جاتی ہیں تاہم اسلام نے کمانے کی ذمہ داری مرد پر ڈالی ہے اور اس کے لئے عورت کو مجبور نہیں کیا۔ مغرب نے عورت کو معاشی حق نہیں دیا بلکہ اسے کمانے پر مجبور کردیا اور گھر سے باہر نکال کر اس کی رسوائی کی ہے اسلام نے پردہ اور حفاظتِ عفت کی شروط کے ساتھ اس کی اجازت دی ہے۔

۹۔ کاروبار اور ملکیت کا حق

اسلام سے قبل عرب کے معاشرہ میں عورت کا وراثت میں کوئی حق نہیں تھا بلکہ یہ ظلم کی انتہا تھی کہ شوہر کی وفات کے بعد عورت کے رشتہ داروں میں سے کوئی اس عورت کے سر پر چادر ڈال دیتا یہ اس بات کی علامت تھی کہ وہ اس عورت کا وارث ہو گیا۔ گویا عورت دیگر ترکہ اور جانوروں کی طرح تقسیم میں کسی کے حصہ میں آجاتی۔[۳۷] اسلام نے مردوں کی طرح عورتوں کو بھی ترکہ میں حصہ کا حقدار ٹھہرایا قرآن پاک میں ارشاد ہے:

للرجال نصیب مما ترک الوالدان والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منه او کثر نصیباً مفروضا۔ [۳۸]

ترجمہ: مردوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے اور عورتوں کا بھی اس مال میں حصہ ہے جو ماں باپ اور رشتہ داروں نے چھوڑا ہے وہ تھوڑا ہو یا زیادہ یہ حصے اللہ پاک کی طرف سے مقرر کئے گئے ہیں۔

شریعت نے ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر رکھا ہے اس میں حکمت یہ ہے کہ مرد اپنے اوپر بھی اور اپنی بیوی پر بھی خرچ کرتا ہے جبکہ بیوی صرف اپنی ذات پر خرچ کرتی ہے اور اگر شادی ہو جائے تو پھر اس کا نفقہ شوہر کے ذمہ ہو جاتا ہے۔[۳۹]

۱۰۔ تنقید و احتساب کا حق

اسلام نے عورت کو حکمرانی اور اجتماعی ذمہ داریوں کے بوجھ سے مستثنیٰ قرار دیا ہے کیونکہ وہ اس بوجھ کی متحمل نہیں ہے۔ تاہم اسے نیکی کی اشاعت اور برائی کی روک تھام میں مردوں کے ساتھ برابر شریک کیا ہے۔ ارشاد ہے:

والمومنون والمومنات بعضهم اولیآ بعض یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر[۴۰]

ترجمہ: مومن مرد اور مومن عورتیں (نیکی کے کاموں میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں یہ نیکی کا حکم کریں گے اور برائی سے منع کریں گے۔

چنانچہ اس کا تقاضا ہے کہ وہ غلط کام پر تنقید کر کے اس کی اصلاح کرے۔ اس طرح وہ حدود و قصاص کے علاوہ دیگر معاملات میں قاضی کے عہدہ پر فائز بھی ہو سکتی ہے ہدایہ میں ہے:

یجوز قضاء المرأة فی کل شئی الافی الحدود والقصاص[۴۱]

حضرت عمرؓ کا قصہ تاریخ میں محفوظ ہے کہ انہوں نے وعظ میں مہر کی زیادہ مقدار مقرر کرنے سے منع فرمایا تو ایک بوڑھی عورت اٹھی اور کہا کہ آپ کا فیصلہ قرآنی آیت کے خلاف ہے ارشاد باری ہے:

واتیتم احدٰهن قنطار افلاتاخذو امنه شیأ[۴۲]

ترجمہ: کہ اگر تم نے ان عورتوں کو مہر میں ڈھیر سارا مال دیا ہو تو اس میں سے کچھ بھی واپس مت لو۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا:

کل الناس اعلم من عمر حتی العجائز[۴۳]

ترجمہ: سارے لوگ عمر سے زیادہ علم رکھتے ہیں یہاں تک کہ بوڑھیاں بھی علم میں اس سے بڑھ کر ہیں۔

مسلمان عورت کے فرائض

جس طرح ایک مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے حقوق (Rights) دیئے ہیں اس طرح اس کے ذمہ کچھ فرائض (Duties) بھی عائد کئے۔ یہی فرائض دوسرے مسلمان کے حقوق ہیں جو اسے باحسن طریقہ ادا کرنے چاہئیں آیئے

دیکھتے ہیں اسلام نے عورت کے ذمہ کیا فرائض عائد کئے ہیں۔

۱۔ خاوند کی اطاعت واحترام

خاوند کو اللہ تعالیٰ نے عورتوں پر ایک درجہ فضیلت دی ہے اور یہ فضیلت اس بات کی متقاضی ہے کہ انکی خدمت، اطاعت اور احترام کیا جائے چنانچہ اطاعت گزار اور وفا شعار بیوی کو جنت کی خوشخبری ملی ہے حضرت ام سلمہؓ حضورؐ کا ارشاد نقل کرتی ہیں:

ایما امرأۃ ماتت و زوجھا عنھا راض دخلت الجنۃ [۴۴]

ترجمہ: جو عورت اس حال میں مرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

دوسری روایت میں حضرت انسؓ سے منقول ہے۔

المرأۃ اذا صلت خمسھا و صامت شھرھا و احصنت فرجھا و اطاعت بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنۃ شاءت [۴۵]

ترجمہ: عورت جب پانچ وقت نماز ادا کرتی ہے رمضان کے روزے رکھتی ہے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرتی ہے تو یہ جنت کے دروازوں میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

۲۔ خاوند کے لئے آراستگی وزیبائش

انسان میں فطری طور پر اللہ تعالیٰ نے جنسی خواہش رکھی ہے اور اس کو پورا کرنے کے لئے مرد وعورت دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ضرورت گھر پر پوری ہو تو نہ مرد بے راہ روی اختیار کرے اور نہ عورت بدچلن بنے۔ ان تعلقات کی استواری کے لئے ضروری ہے کہ مرد وعورت دونوں ایک دوسرے کی طرف راغب ہوں۔ بیوی کو چاہیے کہ جہاں وہ خدمت واطاعت کے ذریعہ خاوند کا دل موہ لے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے خاوند کے لئے اسراف وتبذیر سے ہٹ کر جائز حد تک آرائش وزیبائش بھی اختیار کرے تاکہ مرد اس کی طرف متوجہ ہو اور اس کا ذہن کسی دوسری عورت کی طرف نہ جائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس سلسلے میں فرماتے ہیں:

انی اتذین لامراتی کما تتزین لی [۴۶]

ترجمہ: میں اپنی بیوی کیلئے زیب وزینت اختیار کرتا ہوں جیسے کہ وہ میرے لئے زیب وزینت اختیار کرتی ہے۔

تاہم یہ چیز خاوند تک محدود رہے اور غیر مردوں کے سامنے یا گھر سے باہر حسن نمائی اور زینت کی نمائش حرام اور زہرِ قاتل ہے۔

۳۔ تربیت ونگہداشت اولاد

چھوٹا بچہ جب بڑا ہوتا ہے تو وہ معاشرہ کا ایک اہم فرد بنتا ہے اگر اس کی پرورش اور تربیت اچھی طرح کی گئی تو وہ ایک فعال اور کارآمد اکائی بنتا ہے ورنہ معاشرہ کے لئے فتنہ وفساد کا باعث بن کر لوگوں کی ناک میں دم کر دیتا ہے۔ لہذا عورت کو چاہیے کہ وہ اپنی اولاد کی بہتر پرورش اور تربیت کرے تاکہ اولاد اس کے لئے دنیا کا سہارا اور آخرت کے اجروثواب کا باعث بنے۔ حضرت انسؓ رسول اکرمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

من عال جاریتین حتی تبلغا جاء یوم القیمة انا وھو کھاتین وضم اصابعة (۴۷)

ترجمہ: جو شخص دو لڑکیوں کی پرورش کرے گا یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح ہوں گے اور آپؐ نے دو انگلیاں ملا کر اشارہ فرمایا۔

دوسری جگہ حضرت ابن عباسؓ رسول اکرمؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

"جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اس کا اچھا سا نام رکھ دے اور اسے عمدہ ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرادے۔"(۴۸)

۸۔ عفت وعصمت کی حفاظت:

عفت وعصمت عورت کا سب سے بڑا قیمتی سرمایہ ہے جس کی حفاظت اس کی ذمہ داری ہے۔ قرآن پاک میں اس کی حفاظت کی بڑی تاکید آئی ہے۔ ارشاد ہے:

وقل للمومنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن۔ (۴۹)

ترجمہ: آپؐ مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

بے راہ روی کی پہلی سیڑی نظر کا غلط استعمال ہے اس لئے حدیث میں ہے:

لعن اللہ الناظر والمنظور الیه (۵۰)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے۔

عورتوں کو نامحرم مردوں کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے ان الفاظ میں ممانعت کی گئی ہے۔

لایخلون رجل بامرة الاکان ثالثھا الشیطان (۵۱)

ترجمہ: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو ان دونوں کے درمیان شیطان آموجود ہوتا ہے۔

۵۔ مال خرچ کرنے میں اعتدال:

نان نفقہ خاوند کے ذمہ ہے مگر شریعت نے قانون مقرر کیا ہے کہ نان ونفقہ دیگر اخراجات خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہوں گے۔ ارشاد ہے:

علی الموسع قدرہ وعلی المقتر قدرہ (۵۲)

ترجمہ: مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق ہے اور تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق۔

قرآن نے بتایا ہے کہ اسراف کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں اور بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔اس لئے عورت کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ خاوند کی حیثیت کے مطابق گھر کر خرچہ چلائے اور اس میں سے کوئی چوری نہ کرے نیز بناؤ سنگھار کے سامان اور نمود و نمائش کے لباس جیسا غیر ضروری اشیاء پر خاوند کا پیسہ خرچ نہ کرے تاکہ خاوند کو کسی کے سامنے دست سوال دراز کرنا نہ پڑے اور نہ ہی حلال کو چھوڑ کر حرام کے پیچھے پڑنے کا موقع آئے۔

حوالہ جات

۱۔ انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا، ج۱۹، ص۹۰۹۔ ۱۹۸۴ء ایڈیشن
۲۔ اسلام کا معاشرتی نظام از اصغر علی شاہ۔ ص۱۲۷، ۵۵۱۲۸
۳۔ اسلام کا معاشرتی نظام از اصغر علی شاہ۔ ص۱۲۷، ۵۵۱۲۸
۴۔ بائبل۔ گنتی۔ ۱۔ کرنتھیون ۱۱۔۱۰
۵۔ بائبل استثناء ۲۴۔۱
۶۔ منوسمرتی ۹:۷۷۔۸۱
۷۔ الانعام:۱۴۰
۸۔ التکویر:۸۔۹
۹۔ النحل:۵۸۔۵۹
۱۰۔ انجیل۔ متی ۱۹۔۶
۱۱۔ زم زم۔ لاہور ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۵۲ء
۱۲۔ البقرۃ:۲۲۸
۱۳۔ النساء:۱۲۴
۱۴۔ الاحزاب:۳۵
۱۵۔ المائدہ:۳۸
۱۶۔ النور:۲
۱۷۔ البقرۃ۔۲۲۸
۱۸۔ خاتون اسلام۔ از مولانا وحید الدین خان۔ ص۵
۱۹۔ ابوداؤد کتاب الادب
۲۰۔ بخاری، کتاب الادب/مسلم، کتاب البر
۲۱۔ مسلم، ابواب البر والصلۃ
۲۲۔ ترمذی وابوداؤد
۲۳۔ الاحزاب:۳۳
۲۴۔ ابوداؤد، کتاب الادب
۲۵۔ ابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ص۱۰۷
۲۶۔ بخاری، کتاب النکاح
۲۷۔ بخاری، کتاب النکاح
۲۸۔ بخاری، کتاب النکاح، باب الشغار۔
۲۹۔ النساء:۴
۳۰۔ جصاص: احکام القرآن، ج۲ ص۶۹
۳۱۔ البقرۃ: ۲۳۳
۳۲۔ صحیح مسلم، کتاب الحج
۳۳۔ النساء: ۱۹
۳۴۔ ترمذی، ابواب البر والصلۃ
۳۵۔ ترمذی، ابواب البر والصلۃ
۳۶۔ النساء: ۳۴
۳۷۔ امام فخر الدین رازی، تفسیر کبیر ج۳ ص۱۷۹
۳۸۔ النساء:۷
۳۹۔ علامہ رشید رضا مصری: تفسیر المنار ج۴ ص۴۰۶
۴۰۔ التوبۃ:۷۱
۴۱۔ المرغینانی: ھدایہ، ج۳ ص۱۴۰
۴۲۔ النساء:۲۰
۴۳۔ فتح الباری، ج۹ ص۱۶۱
۴۴۔ ترمذی، ابواب البر
۴۵۔ ابونعیم، حلیۃ الاولیاء
۴۶۔ تفسیر قرطبی، ج۳، ص۱۲۳
۴۷۔ مسلم، کتاب الادب
۴۸۔ مشکوٰۃ: ج۲ ص۱۷۰
۴۹۔ النور:۳۱
۵۰۔ البیہقی، فی شعب الایمان
۵۱۔ مشکوٰۃ، ص۲۶۹
۵۲۔ البقرۃ:۲۳۶